سوال

(221) مجدد بریلوی کا ایک فتویٰ اوراس کی تردید

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ہندوستان میں دو شخص مجدد ہونے کے مدعی تھے جن میں سے ایک تو فوت ہو گئے۔ دوسرے زندہ ہیں۔ فوت شدہ مرزا قادیانی تھے۔ زندہ احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت خان صاحب کے دعوے سے کم تھا۔ کیونکہ وہ تو چودہویں صدی کے مجدد بنتے تھے۔ اا

سے بحث نہیں۔ اپنا نام جو چاہے کوئی رکھے ماننے والے تیار ہیں۔ کہ بے کراہت بھی ولی اور بے معجزہ بھی نبی مان لیں جن کی نظیریں۔ قادیان علی پور اور بریلوی وغیرہ میں ملتی ہیں۔ مجدد قادیان کی عنایا تتو ساری اسلامی دنیا پر برابر تھی۔ مگر بریلوی مجدد کی عنایت خاص کر غریب جماعت اہل حدیث پر۔ اور بوقت

کہنا فقہاء کا مومنوں کو بے دین سنتے سنتے یہ ہوگیا ہے یقین

مومن کو ضرور ہوگا مرقد میں سوال تکفیر بھی کی تھی فقہاء نے کہ نہیں

وتی ہے۔ مسلمانو! اس زمانہ میں اکثر بدعتی بدمذہبوں کے مولیوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ کہ کسی نے بظاہر آریوں کے رد میں کس نے قادیانیوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر شہرت پیدا کر کے اس ذریعہ سے اکثر بھولے بھالے بے علم مسلمانوں کو اپنا معتقد بنا کر ان کو غیر مقلد وہابی بنانے کی فکر کرتے ہیں

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید

وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

مایہ تو تھی خانصاحب موصوف کی تمہید اب اصل مدعا سنیے! خاکسار ثناء اللہ کو تو خان صاحب نے یوں ہی ساتھ چپی لگایا۔ اصل مجرم تو مولوی صاحب لکھنوی ہیں۔ جنھوں نے بڑا غضب کیا ہے۔ فتویٰ دے دیا کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ ہائے افسوس اس ظلم کی بھی کچھ حد ہے۔ اس پر آسمان ٹو۔

نمبر 20 ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے۔ سنا یا سینہ پا ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کر لیتے ہیں۔ میری فہم ناقص میں یہ تعصب نہایت برا ہے۔ اور غالباً کوئی عقلمند جو شریعت کے مقاصد سے واقف

وفا1)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حامی سنت ماحی بدعت۔ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی۔ ایسا شخص نہ سنی ہے نہ حنفی نہ اسے اپنا امام بنانا حلال ہے۔ نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہ اس کا وعظ سننا روا۔ اولا مسئلہ اقتداء بالمخالف میں جمہور آئمہ اعتبار رائے مقتدی پر ہیں۔ یعنی جب مقتدی کے

اہل حدیث

مجدد بریلوی کے علاوہ اور حضرات بھی اس فتوے کے مصح ہیں۔ جن میں خیریت سے ایک ہمارے دوست مولوی اسرار الحق واعظ بھی ہیں۔ جن کی کمالات علمیہ اور خیالات دینیہ ان کے واقفوں کو معلوم ہیں۔ ہمیں اس س مطلب نہیں کہ کون کون اس فتوے کے مصح ہیں۔ اور ان کی لیاقتیں اور مذہبی علوم میں

انصاف کی بات یہ ہے

بریلوی اور دیگر مفتیا لفتویٰ کو لازم تھا کہ جس الزام کو غیر مقلدیت کا ملزم مولوی عبد الشکور کو بنایا تھا۔ فتویٰ نویسی میں خود اس الزام کے ملزم نہ ہوتے۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں۔ یہ لوگ خاص کر مجدد صاحب بریلوی اس فتوے سے پکے خیر مقلد ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ مقلد کی شان یہ ہے کہ اپنے امام کے قول پر فتو

ت (ردالمختار) نے یہ مسئلہ کئی ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ مخالف مذہب کے پیچھے نماز درست ہے۔ ہم صرف ایک جگہ کی عبارت نقل کرنے پر کفایت کرتے ہیں۔ فرقہ معزلہا ور جہمیہ اسلامی فرقوں میں کیسے کچھ مورو عتاب و محل غضب ہیں۔ ان کی بابت صاحب در مختار نے کچھ سخت الفاظ ان کی تکفیر وغیرہ کے لکھے

والراجح عند اکثر الفقهاء والمتکلمین خلافهوا نهم فساق عصات ضلال ویصلی خلفهم وعلیهمو یحکم بتوار ثهم مع المسلمین(جلد5 ص196)

اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک زیادہ ترصحیح یہ بات ہے کہ معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ مسلمان فاسق بے فرمان اور گمراہ ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے۔ اور ان کا جنازہ بھی پڑھا جائے اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی وراثت بھی جاری کی جائے۔

میں علامہ شامی نے فرقہ معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ کو باوجود فساق وغیرہ کہنے کے ان کی اقتداء درست لکھی ہے۔ ااوراس کو آئمہ مجتہدین کا مذہب قرار دیا ہے۔ پھر نہیں معلوم اور اہل حدیث کیا ان فرقوں سے بھی بدتر ہیں۔ کہاں کے پیچھے نماز درست نہیں۔ بلکہ درست کہنے والے کے پیچھے بھی درست نہیں۔ امام ابو ح

الصلواة احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساوا فاجتنب اساءتهم)

یعنی نماز سب کاموں سے اچھا کام ہے۔ جب کوئی اچھا کام کرے۔ اس کے ساتھ مل جاؤ۔ اور جب برا کریں تو ہٹ جاؤ۔ یعنی وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ٤٣ سورة البقرة

ن اللہ یہ ہے پاکیزہ تعلیم اور یہ ہے صحبت کا اثر ﷺ کیا آجکل کے مجددین اس تعلیم کی ترویج کے لئے پیدا ہوئے ہیں جو زمانہ سلف صالحین میں مروج تھی یا وہ اپنی طرف سے کبھی ایجاد کرنے کے مجاز ہیں۔

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 408-413

محدث فتویٰ